



سوال

(181) مرد اور عورت کی نماز میں فرق اور انوار خورشید دہلوی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

"حدیث اور اہل حدیث" نامی کتاب میں بارہ روایات لکھ کر یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ "عورت اور مرد کی نماز ایک جیسی نہیں بلکہ دونوں میں فرق ہے" (ص 479 تا 483) (اشفاق احمد)

ان روایتوں پر مختصر اور جامع تبصرہ لکھیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

"حدیث اور اہل حدیث" نامی دہلوی کتاب کی روایات مذکورہ پر علی الترتیب تبصرہ درج ذیل ہے :

(1) عن وائل بن حجر۔۔۔ (معجم طبرانی کبیر ج 22 ص 18)

• اس روایت کی بنیاد راویہ "ام یحییٰ بنت عبد الجبار" کے بارے میں حافظ یشیٰ فرماتے ہیں :

"ولم اعرفها" اور میں نے اسے نہیں پہچانا۔ (مجمع الزوائد ج 2 ص 103 وج 374)

ماسٹر امین اوکاڑی دہلوی نے لکھا ہے کہ "ام یحییٰ مجهولہ ہیں" (مجموعہ رسائل ج 1 ص 342 طبع اول)

مجهول کی روایت ضعیف ہوتی ہے کہ جیسا کہ اصول حدیث میں مقرر ہے۔

2- عن عبد ربہ بن سلیمان بن عمیر قال : رايت ام الدرداء ترفع يديها في الصلوة حذوا منكيها (جزء رفع يدين للجاری ص 7)

* اس روایت سے مصنف و مفرق کا مدعا پورا نہیں ہوتا کیونکہ کندھوں اور کانوں تک دونوں طرح رفع یدین کرنا صحیح ہے اور سنت سے ثابت ہے۔ دوسرے یہ کہ اسی روایت میں رکوع سے پہلے اور بعد الا رفع یدین بھی موجود ہے۔ (دیکھئے جزء رفع یدین حدیث : 25)



یہاں بطور فائدہ عرض ہے کہ ام الدرداء رضی اللہ عنہ نمازیں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں اور وہ فقیہ تھیں۔ کانت ام الدرداء مجلس فی صلاتہا جلستہ الرجل وکانت فقیہۃ

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب ستہ الجوس فی التشہد قبل حدیث 827 التاریخ الصغیر للبخاری ج 1 ص 223 تلخیص التعلیق لابن حجر ج 2 ص 329)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ نماز پڑھنے میں مرد اور عورت کی نمازیں فرق کرتے ہیں وہ فقیہ نہیں ہیں۔

3۔ عن ابن جریج قال: قلت لعطاء (مصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص 239)

*یہ کوئی حدیث نہیں ہے بلکہ عطاء بن ابی رباح کا قول ہے۔ اس قول کے آخر میں عطا فرماتے ہیں: "وان ترک ذلک فلاخرج" اور اگر عورت ایسا کرنا ترک کر دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

یعنی عطاء کے نزدیک عورت اگر مردوں کی طرح رفع الیدین کرے تو بھی صحیح ہے۔ چونکہ یہ قول "حدیث اور اہل حدیث" کے مصنف کے خلاف تھا لہذا اس نے خیانت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے چھپایا ہے۔

1) عن یزید بن ابی جیب انہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی امرأتین (مراسیل ابی داؤد ص، السنن الکبری للبیہقی ج 2 ص 223)

• اس روایت کے بارے میں امام بیہقی کہتے ہیں کہ "حدیث منقطع" یعنی یہ روایت منقطع ہے۔ امام طحاوی نے شرح معانی الآثار (ج 2 ص 164۔ دوسرا نسخہ ج 3 ص 253)

"باب الرجل فی دار الحرب وعنده الثمن من اربع نساء" کے تحت لکھا ہے کہ "وخالض من ذلک آخرون" ومن ذہب الی ہذہ القول ابو حنیفۃ والیوسف رحمۃ اللہ علیہما وکان من الحجۃ لہم فی ذلک ان ہذا الحدیث منقطع" یعنی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ حدیث کو حجت نہیں سمجھتے تھے۔ امام طحاوی لکھتے ہیں کہ حدیثا مقطوعا لایشیئہ اہل الخبر لانہم لا یجتہون بالمستقطع" (ج 1 ص 175، دوسرا نسخہ 1/104) یعنی (تمام) اہل خبر (اہل حدیث) منقطع حدیث کو حجت نہیں سمجھتے تھے، نیز دیکھئے شرح معانی الآثار (ج 1 ص 19، 57۔ ج 2 ص 324، 281، 280، 459، 183، 130، 470، نسخہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

5) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ عنہ مرفوعا:

اذا جلست المرأة فی الصلوٰۃ (کنز العمال ج 7 ص 549)

*کنز العمال حدیث: 20202 حوالہ مذکورہ کے بعد لکھا ہوا ہے کہ عدق وضعفہ / ابن عمر یعنی اسے ابن عدی کی کتاب الکامل فی ضعفاء الرجال (ج 2 ص 631) اور السنن الکبری للبیہقی (ج 2 ص 223) میں یہ روایت ابو مطیع الحکم بن عبد اللہ السلیکی سند سے موجود ہے۔

ابو مطیع بھی متروک تھا۔ اس پر جرح کے لیے دیکھئے میزان الاعتدال (ج 1 ص 574) بعض لکھتے ہیں کہ وہ "صالح مرج" تھا۔

لیکن ابو حاتم رازی سے روایت ہے: "کان مرجاً کذاباً" یعنی وہ مرجی اور (نیک ہونے کے باوجود) جھوٹا تھا۔ (لسان المیزان ج 2 ص 408)

6) عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی (مصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص 279، السنن الکبری للبیہقی ج 2 ص 222)

*یہ سند ضعیف ہے۔ الحارث الاور ضعیف راہضی تھا۔ بعض علماء نے اسے کذاب بھی قرار دیا ہے، اس تفصیل کے لیے تہذیب التہذیب وغیرہ کتب رجال کا مطالعہ کریں۔



ابو اسحاق السبئی مدلس تھے۔ عن سے روایت کر رہے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ یہ قول سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ثابت ہی نہیں "

وان روایتہ عن التابعین "اور ان کی روایت صرف تابعین سے ہے۔ (تہذیب التہذیب ج 1 ص 432)

معلوم ہوا کہ عبداللہ بن حارث بن جزء رحمہ اللہ سے بہت پہلے فوت ہونے والے ابن عباس (متوفی 67ھ) سے بھی بکیر کا سماع ثابت نہیں ہے لہذا یہ سند منقطع ہے۔

(8) عن ابراہیم۔۔۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص 270 و بیہقی ج 2 ص 222)

* ابراہیم نخعی کے اس قول کی سند میں مغیرہ (بن مقسم) راوی مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔ دلو بندوں کی مستند کتاب "آثار السنن" حدیث: 353 کے حاشیہ: 125 ص 97 پر لکھا ہوا ہے کہ "قلت عن غنۃ المدلس کا تصحیح بہا لمظنۃ التالیس" یعنی میں (نیموی) کہتا ہوں کہ مدلس کے عن سے حجت نہیں پکڑی جاسکتی کوئیکہ تالیس کا گمان ہے۔

(9) عن مجاہد۔۔۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص 270)

* اس کا راوی لیث بن ابی سلیم، مصور کے نزدیک ضعیف اور مدلس تھا۔ حافظ ابن حجر کا یہ فیصلہ ہے کہ وہ اختلاط کی وجہ سے متروک ہو گیا تھا۔ دیکھئے تہذیب التہذیب و آثار السنن حاشیہ تحت حدیث: 210 اس کے باوجود نیموی صاحب نے لیث کی ایک روایت کو "واسنادہ صحیح" لکھ دیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

(10) عن ابن عمر انہ سئل۔۔۔ (جامع المسانید ج 1 ص 400)

* اس کا بنیادی راوی ابو محمد الحارثی (عبداللہ بن محمد بن یعقوب) کذاب ہے۔ دیکھئے میزان الاعتدال و لسان المیزان، باقی راوی قبصہ الطہری، زکریا بن یحییٰ النیسابوری، عبداللہ بن احمد بن خالد الرازی، زر بن نوح وغیرہم بجمول ہیں۔ جنہیں حارثی کے گھڑ لیا تھا۔ دوسری سند میں بھی قاضی عمر بن حسن الاشنانی مجروح اور علی بن محمد البزار، احمد بن محمد بن خالد اور زر بن نوح سب مجہول ہیں۔ ابن خسر و معزلی نے بھی اسے اشنانی کی سند سے ہی روایت کیا ہے لہذا خلاصہ یہ ہے کہ یہ روایت موضوع ہے۔

(۱۱) عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ((التسبیح للرجال والتصفیق للنساء)) یعنی نبی ﷺ نے فرمایا: تسبیح مردوں کے لیے ہے اور تصفیق (ایک ہاتھ کی پشت پر دوسرے ہاتھ کی پشت مارنا) عورتوں کے لیے۔

(صحیح بخاری ج 1 ص 160، ح 1203 صحیح مسلم ج 1 ص 180-422، ترمذی ج 1 ص 85 ح 369)

• یہ حدیث بالکل صحیح ہے مگر تسبیح و تصفیق کے فرق سے یہ قطعاً ثابت نہیں ہوتا کہ مردوں اور عورتوں کے نماز پڑھنے میں بھی فرق ہے۔

(12) عن عائشۃ قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: (لا تقبل صلوۃ الحائض الا بمحار) یعنی بالغہ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں ہوتی،

(ترمذی ج 1 ص 86 ح 377، ابوداؤد ج 1 ص 94 ح 641)

• یہ حدیث بھی صحیح ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عورت کی نماز ننگے سر نہیں ہوتی مگر مرد کی نماز ننگے سر ہو جاتی ہے۔ پردے میں فرق سے یہ مسئلہ قطعاً ثابت نہیں ہوتا ہے کہ عورت دوسرے طریقے سے نماز پڑھے گی اور مرد دود طریقے سے۔

رسول اللہ ﷺ تمام انسانوں کے لیے رسول بنا کر بھیج گئے ہیں، چاہے مرد ہوں یا عورتیں۔ لہذا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے نماز میں پڑھیں گی۔ الایہ کہ کسی خاص مسئلے میں صحیح دلیل سے فرق و تخصیص ثابت ہو جائے۔ دوپٹا اور تصفیق کے بارے میں فرق تو حدیث سے ثابت ہے مگر نماز کے طریقے میں فرق یہ کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ اب آپ خود فیصلہ کریں کہ "حدیث اہل حدیث" جیسی کتابوں سے صحیح العقیدہ لوگوں کو کیوں کر کتاب و سنت سے ہٹایا جاسکتا ہے؟ اس موضوع پر تفصیلی معلومات کرنے کے لیے میری کتاب



"علمی مقالات" (جلد اول) کا مطالعہ کریں جو یقیناً لشفی کا باعث بنے گا (ان شاء اللہ) (شہادت، جون 2001)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد 1 - کتاب الصلاة - صفحہ 396

محدث فتویٰ